جلد ۵۴/۱۹ | ۲۱ صلح ۱۳۴۴ھش ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ ۲۱ جنوری ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۰ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔

اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس امر پر پختہ ایمان ہونا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے وعدے برحق ہیں

اگر تمام اسباب اس کے منافی نظر آویں پھر بھی یقین رکھو کہ اس کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا

"ایک عقلمند بے شک گھبراہٹ میں پڑتا ہے کہ صلیبی فتنے اور کارروائیاں حد درجہ تک ترقی کر چکے ہیں ان کی کتابیں دُور دُور تک پھیل گئی ہیں مجموعی حالت میں ان کی جان توڑ کوششوں کو دیکھا جاتا ہے تو ناامیدی ہو جاتی ہے کہ الٰہی ان کا استیصال کیسے ہو گا؟ اور صفحہ زمین پر توحید کیسے پھیلے گی؟ کل اسباب اسلام کے ضُعف کے موجود ہیں اور صلیب کا زور ہے مگر ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اس کا ارادہ ہو کر رہتا ہے الم تعلم ان اللّٰہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ صرف ایک ہی بات ہے جو بھروسہ دلاتی ہے۔ اگرچہ کیسی ہی مشکلات آپڑیں اور عقل فتوے دیوے کہ اب اسلام دوبارہ قائم نہیں ہو سکتا لیکن میں اس بات کو نہیں مانتا جب خدا تعالیٰ ارادہ کرتا ہے تو کر کے رہتا ہے۔ اس قسم کی رائیں ہمیشہ ہوتی رہتی ہیں اور غلط بھی ثابت ہو رہی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس زمانہ میں مبعوث ہوئے کیا ان کی نسبت اہل الرائے کی یہ رائے تھی؟ کون تھا جو یقین کرتا کہ ایک غریب جس کے پاس نہ قوت نہ شوکت نہ فوج نہ مال ہے اور ہر طرف مخالفت ہے وہ کامیاب ہو کر رہے گا اور جو وعدے فتح اور نصرت اور اقبال مندی کے وہ دیتا ہے پورے ہو کر رہیں گے۔ مگر باوجود اس ناامیدی کے پھر کیسی امید بندھ گئی اور تمام وعدے پورے ہو گئے۔ الیوم اکملت لکم دینکم کی گواہی مل گئی اور پھر اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح کی سورۃ نازل ہوئی۔ ایسے ہی ممکن ہے کہ کوئی ہماری جماعت کا یہ خیال کر بیٹھے کہ اس صلیبی جال کا ٹوٹنا محال ہے مگر میں سناتا ہوں کہ خدا سب کچھ کر سکتا ہے۔ ابھی اس کے پاس بہت سی راہیں ہونگی جن سے یہ فتنہ مٹے گا اور ان کا ہمیں علم نہیں۔ ہمارا اس بات پر ایمان چاہیئے کہ اس کے وعدے برحق ہیں۔ اگر تمام اسباب اس کے منافی نظر آویں پھر بھی اس کا وعدہ سچا ہے۔ اگر ایک آدمی بھی ہمارے ساتھ نہ ہو پھر بھی اس کا وعدہ سچا ہے۔ وعدہ اس کا کمزور ہو سکتا ہے جس کی قدرت اور اختیار کمزور ہو۔ ہمارے خدا میں کوئی کمزوری نہیں ہے وہ بڑا قادر ہے اور اس کی حرکت جاری ہے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اسی ایمان کو ہاتھ میں رکھے۔"

(البدر ۸ مارچ ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۰ جنوری (مطابق ۱۶ رمضان المبارک) یکم رمضان المبارک سے مسجد مبارک میں پورے قرآن مجید کے درس کا جو مبارک سلسلہ جاری ہے۔ اس کے تعلق میں کل مورخہ ۱۹ جنوری (مطابق ۱۵ رمضان المبارک) کو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اپنے حصہ کا درس (سورۃ یونس تا سورۃ مریم) مکمل کر لیا۔ آپ نے ۱۵ جنوری (مطابق ۱۱ رمضان المبارک) سے درس دینا شروع کیا تھا۔

آج مورخہ ۲۰ جنوری (مطابق ۱۶ رمضان) سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سورہ طٰہٰ سے درس شروع کر رہے ہیں۔ آپ ۲۰ رمضان تک سورہ سجدہ تک درس مکمل کریں گے انشاء اللہ۔ درس روزانہ نماز ظہر کے بعد ½۱ بجے سے شروع ہو کر نماز عصر تک جاری رہتا ہے۔

مسجد مبارک میں یکم رمضان المبارک سے مکرم مولوی قمر الدین صاحب نماز فجر کے بعد ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دے رہے تھے۔ آج مورخہ ۱۶ رمضان سے محترم سید محمود احمد صاحب ناصر نے حدیث شریف کا درس شروع کیا ہے۔

○ ربوہ ۲۰ جنوری۔ کل علی الصبح موسلا دھار بارش اور ژالہ باری کے بعد دن میں دھوپ نکل آئی تھی۔ چنانچہ کل سے یہاں مطلع صاف ہے۔ آج بھی خوب دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ گو فضا میں خنکی پہلے کی نسبت زیادہ ہے۔

○ "امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

تبرکات

لَیْلَۃُ الْقَدْر کی مخصوص برکات

دوست رمضان کے آخری عشرہ میں خاص دعاؤں سے کام لیں

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ

اب چونکہ رمضان کا آخری عشرہ قریب آرہا ہے اس لئے اس مختصر نوٹ کے ذریعہ اس عشرہ کی برکات اور لیلۃ القدر کے خاص الخاص فیوض کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ تا ہمارے دوست ان ایام کی مخصوص برکات سے فائدہ اٹھا کر اپنے لئے دین و دنیا میں ترقی کا راستہ کھول سکیں۔

سو جاننا چاہیئے کہ گو رمضان کا سارا مہینہ ہی خاص برکات کا مہینہ ہے لیکن حدیث سے ثابت ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ کو اپنی برکات اور فیوض کے لحاظ سے رمضان کے دوسرے ایام کی نسبت زیادہ ممتاز مقام حاصل ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:-

اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَہٗ وَاَحْیٰی لَیْلَہٗ وَاَیْقَظَ اَھْلَہٗ

"یعنی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں داخل ہوتے تھے تو اپنی کمر کس لیتے تھے اور عبادت اور ذکر الٰہی کی کثرت سے اپنی راتوں کو گویا زندہ کر دیتے تھے اور اپنے ساتھ اپنے اہل کو بھی عبادت کے لئے جگاتے تھے۔"

یہ وہی مبارک عشرہ ہے جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس میں ایک ایسی رات آتی ہے کہ جب خدا اور اس کے فرشتے اپنی گوناگوں رحمتوں کے ساتھ بندوں کے بہت زیادہ قریب ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ اس رات حضرت جبرائیل فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ زمین کی طرف اترتے ہیں اور ہر اس بندے پر جو دعا اور ذکرِ الٰہی میں مصروف ہو اپنی خاص رحمتوں اور برکتوں کا چھینٹا ڈالتے جاتے ہیں۔ اور یہی وہ مبارک رات ہے جس کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے کہ:

لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ

"یعنی لیلۃ القدر کی برکت ایک ہزار مہینہ سے بھی زیادہ ہے۔ اس میں خدا کے حکم سے خدا کے فرشتے خدا کا کلام ہر قسم کی برکتیں لے کر زمین پر نازل ہوتے ہیں۔ اور یہ رات مجسم سلامتی کا رنگ رکھتی ہے اور اس کا وقت صبح صادق تک چلتا ہے۔"

اس آیت میں من جملہ اور معنوں کے ہزار مہینہ سے انسان کی عمر کی طرف اشارہ کرنا بھی مقصود ہے۔ جو اوسط کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ تراسی سال تک پہنچتی ہے۔ اور اس صورت میں مراد یہ ہے کہ اگر کسی انسان کو لیلۃ القدر کی برکات کامل طور پر میسر آجائیں۔ تو بسا اوقات ان کا وزن اس کی بقیہ عمر کی عام برکات سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

الغرض رمضان کا آخری عشرہ اور پھر اس عشرہ میں لیلۃ القدر کا زمانہ بہت ہی مبارک زمانہ ہے جس سے دوستوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کی مصلحت نے اس رات کو معین صورت میں ظاہر نہیں فرمایا۔ البتہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس قدر فرمایا کرتے تھے کہ اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اور ایک حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرماتے ہیں کہ:-

اِلْتَمِسُوْھَا فِی التَّاسِعَۃِ وَالسَّابِعَۃِ وَالْخَامِسَۃِ

"یعنی لیلۃ القدر کو انتیسویں اور ستائیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو۔"

اسی تعلق میں بعض اوقات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر رمضان کی ستائیسویں تاریخ کو جمعہ ہو تو یہ رات عموماً لیلۃ القدر ہوتی ہے جس میں خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی بہت زیادہ دعائیں قبول کرتا ہے۔ یہ گویا خدا تعالےٰ کے دربارِ عام کا وقت ہوتا ہے جس میں ہر مومن کو دعوت دی جاتی ہے کہ آؤ اور مانگو۔ آؤ اور مانگو۔ پھر آؤ اور مانگو۔ لیکن بایں ہمہ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اسلام ہرگز کسی منتر جنتر کے اصول کا قائل نہیں ہے کہ اِدھر پھونک ماری اور اُدھر کام ہو گیا۔ اور نہ وہ اس بات کا قائل ہے کہ کسی خاص وقت میں ایسی تاثیر رکھی گئی ہے کہ اس میں ہر شخص کی ہر دعا لازماً قبول ہو جاتی ہے۔ اور گویا نعوذ باللہ خدا حاکم کی کرسی سے اُتر کر محکوم بن جاتا ہے۔ پس جب یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں وقت ایسا بابرکت ہے کہ اس میں مومنوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں تو اس سے مُراد صرف یہ ہوتی ہے کہ ایسے وقت میں جو دعا اپنے لوازمات اور شرائط کے ساتھ کی جائے وہ دوسرے اوقات کی نسبت بہت زیادہ قبول ہوتی ہے۔

بعض لوگ پوچھا کرتے ہیں کہ لیلۃ القدر کی علامت کیا ہے۔ اس کے متعلق جاننا چاہیئے کہ گو بعض احادیث میں یہ ذکر آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ لیلۃ القدر دکھائی گئی ہے اور اس میں آپ نے آسمان سے پانی برستے دیکھا اور قدرتِ خداوندی سے اس رات ظاہر میں بھی بارش ہو گئی مگر اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ہر لیلۃ القدر کے لئے یہ ظاہری علامت ضروری ہے بلکہ محققین نے اس علامت کو اس رات کے ساتھ مخصوص قرار دیا ہے جس کے متعلق آپ نے یہ نظارہ دیکھا تھا لیکن چونکہ بارش خدا کی رحمت کی نشانی ہے اس لئے اگر اور راتوں میں بھی یہ علامت ظاہر ہو جائے تو اسے خدا کا فضل سمجھنا چاہیئے لیکن لیلۃ القدر کی اصل علامت انسان کے قلب سے تعلق رکھتی ہے اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دعا کرنے والے کا دل اپنے اندرونی شعور سے محسوس کر لیتا ہے کہ یہ دعا کی خاص قبولیت کا وقت ہے۔ اور ویسے بھی یہ بات خدا کی عام سنت سے بعید ہے کہ وہ ایک ایسی علامت مقرر کرے جو ہر کس و ناکس آسانی کے ساتھ سمجھ لے خدا کے ہر کام میں ایک حد تک اخفا کا پردہ ہوتا ہے اور خدا کا یہ بھی منشاء ہے کہ لوگ ایک مخصوص وقت پر تکیہ کرنے کی بجائے دعا کے خاص اوقات کو اسی طرح جد و جہد کے ساتھ تلاش کریں جس طرح سونے کی کانوں میں کام کرنے والے دریاؤں کی تہوڈوں یا زمین کی گہرائیوں میں سونے کے ذرّات تلاش کرتے ہیں۔

آخری سوال یہ ہے کہ اگر کسی کو لیلۃ القدر میسر آئے تو وہ کیا دعا کرے۔ بعض حدیثوں میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ اگر تم لیلۃ القدر کو پاؤ تو خدا سے یہ دعا مانگو کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ "یعنی اے میرے آقا تو بہت بخشش کرنے والا ہے اور اپنے بندوں کو بخشنے سے خوش ہوتا ہے۔ پس میرے گناہ بھی بخش۔" اس حدیث سے بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ وہ اسی دعا پر لیلۃ القدر کی دعا کو حصر کر لیتے ہیں اور اس طرح ایک بہت بڑی خیر سے محروم ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اس دعا کی تعلیم دینے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ اور دعائیں نہ کی جائیں بلکہ صرف اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنا مقصود تھا کہ جس طرح خوشیوں کے دربار میں بادشاہ معافیوں کا اعلان کیا کرتے ہیں۔ اسی طرح خدا کی بخشش بھی لیلۃ القدر کی گھڑیوں میں خاص جوش کی حالت میں ہوتی ہے پس اس موقعہ پر اس سے اپنے گناہوں کی معافی بھی مانگنی چاہیئے۔ مگر ظاہر ہے کہ معافی خواہ اپنی ذات میں کتنی بڑی چیز ہو بہرحال وہ ایک منفی قسم کی نعمت ہے۔ اور ایسا شخص ہرگز دانشمند نہیں سمجھا جا سکتا جو اس قسم کے رحمتِ عامہ کے موقع پر صرف منفی قسم کی نعمت کی درخواست پر قناعت کرتا ہے۔ ایسا وقت تو خدا سے لپٹ لپٹ کر ہر نعمت کے مانگنے کا وقت ہوتا ہے نہ کہ صرف معافی مانگنے کا۔

پس دوستوں کو چاہیئے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں عموماً اور اگر کسی کو لیلۃ القدر نصیب ہو تو اس میں خصوصاً

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ پر)

ہمارا جلسہ سالانہ

ایک جرمن نومسلمہ احمدی خاتون کے تاثرات

از محترمہ جمیلہ کوپ من صاحبہ

جرمن نومسلمہ احمدی خاتون محترمہ جمیلہ کوپ من جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے ربوہ تشریف لائی تھیں۔ مغربی جرمنی میں ہماری جماعت کی طرف جرمن زبان میں شائع ہونے والے ماہوار رسالہ Der Islam کے لئے انہوں نے ایک مضمون لکھ کر جلسہ سالانہ کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ مضمون کی افادیت کے پیش نظر ذیل میں اس کا ترجمہ ہدیۂ قارئین ہے:۔

(خاکسار مسعود احمد جہلمی وکالت تبشیر ربوہ)

جلسہ کے ایام میں سورج اپنی دلکش تمازت کے ساتھ ہم پر ہر روز طلوع ہوتا رہا۔ جلسہ سے ایک روز قبل جمعہ کا دن تھا۔ نماز جمعہ باجماعت ادا کرنے کے لئے ہم سب جلسہ گاہ کے وسیع و عریض میدان میں جمع ہوئے کیونکہ نماز جمعہ میں شریک ہونے والے جم غفیر کی اب کسی مسجد میں گنجائش نہ تھی۔ جلسہ کا میدان رنگا رنگ کی قناتوں سے محیط تھا۔ جس کے اندر گھاس اور کانی بچھائی ہوئی تھی۔ ہر ایک اپنی چادر بھی ساتھ لایا۔ نماز میں شریک ہونے والوں کی تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ پنڈال چھوٹا دکھائی دیتا تھا۔ میرے اندازہ کے مطابق نماز میں شریک ہونے والی مستورات کی تعداد کم و بیش پچاس ہزار تھی۔ اور بچے جو ہر عورت کے ساتھ دو تین تو ضرور تھے اس کے علاوہ تھے:۔

واضح رہے کہ جلسہ کے علاوہ عام طور پر ربوہ کی آبادی صرف چند ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ جماعتی تنظیم اور اتحاد کی بدولت آج ہم سب اس جگہ جمع ہوئے تھے۔ یہ جذبہ دینی آج ہم سب کو روحانی مسرت اور خدا کی راہ میں اطاعت و فرمانبرداری کی لذت سے بہرہ ور کرتا ہے۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مستورات کا آپس میں گلے ملنا بھی باہمی محبت کا عجیب منظر تھا ــــ سمجھئے جلسہ شروع ہوتا ہے ــــ ربوہ اب پورے طور پر بدل چکا ہے۔ چند ہی روز پہلے تک ربوہ کی خاموش اور پرسکون شاہراہیں انسانوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے دریاؤں میں بدل گئیں۔ جلسہ پر آنے والے اپنا بستر ساتھ لاتے ہیں۔ باہر سے گاڑیوں اور بسوں پر آنے والوں کے سروں پر بستری بستر دکھائی دینے لگے۔ ربوہ کے نوجوان باہر سے آنے والے مہمانوں کا سامان اٹھانے میں مدد دیتے اور انہیں ان کی قیامگاہوں تک پہنچاتے۔ تعلیمی اداروں، کالج اور سکول کے کمروں میں کافی پرالی بچھائی گئی تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے کسی عظیم لشکر نے پڑاؤ ڈالا ہو۔ سکول اور کالج ہی نہیں۔ پرائیویٹ مکانوں کا بھی یہی حال تھا۔ کمروں میں کسیر ڈال کر مہمانوں کے لئے جگہ فراہم کی گئی تھی۔ پانی مہیا کرنے والے سقے دن بھر مصروف رہتے۔ مستورات کی فرودگاہوں تک بڑی بڑی دیگوں میں کھانا پہنچایا جاتا ہے۔ چار اشخاص دو لاٹھیوں کے درمیان باندھ کر اٹھاتے۔ پھر یہ خوش ذائقہ سالن کالج اور سکول کی طالبات بالٹیوں میں ڈال کر مہمان مستورات تک پہنچاتیں۔ روٹیاں ٹوکریوں میں ڈال کر تقسیم کرتیں۔ یہ کھانا مشترکہ طور پر بڑے بڑے باورچی خانوں میں تیار کیا جاتا ہے گھروں میں لوگوں کو پکانا نہیں پڑتا۔ لڑکیوں کے سکول کے وسیع احاطہ میں مستورات کے شامیانوں کے ساتھ جلسہ گاہ تیار کیا گیا تھا۔ مردوں کا جلسہ گاہ الگ ایک دوسرے مقام پر تھا۔ جس کے بھرپور تصور کی عکاسی ناممکن ہے۔ رنگا رنگ کی قناتوں اور شامیانوں سے مزین پنڈال انسانوں کے ان گنت جم غفیر سے بھرا پڑا تھا جن تک لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ تقاریر کی آواز پہنچ رہی تھی۔ تقاریر چونکہ اردو زبان میں ہوتی ہیں اور مجھے افسوس ہے کہ میرے اردو سیکھنے کے اسباق نے مجھے تا حال اس قابل نہ بنایا تھا کہ میں کچھ سمجھ سکوں۔ تاہم اس اجتماع کا ایمان افروز ماحول ہی میرے لئے باعث مسرت تھا کہ ان معزز بہنوں سے ایک بار پھر ملاقات ہوئی۔ جن سے میری پاکستان میں آمد کے پہلے ہفتہ لاہور میں ملاقات ہوئی تھی۔

عزیز و اقارب اور احباب سے ملاقات

اس جلسہ کا ایک خوشگوار ترین لمحہ ہوتا ہے۔ دور دراز علاقوں سے لوگ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے آتے ہیں۔ جلسہ کے ایام میں لوگوں کے اژدہام کے باعث ربوہ کی فضا گرد و غبار سے یوں پر تھی جیسے لندن کی فضا دھند سے پر ہوتی ہے۔ تقاریر کے بعد میں اٹھ کر جلسہ گاہ سے ملحقہ ٹی سٹال پر جاتی لیکن راستہ میں بے شمار محبت بھری نگاہیں مجھے روک لیتیں۔ خواتین میرے گرد جمع ہو جاتیں۔ اور اکثر یہ الفاظ سنتی۔

I am very happy to see you

یعنی مجھے آپ سے مل کر بڑی مسرت ہوئی ہے۔ انہیں ایک ایسی مسلمان عورت کو دیکھ کر خوشی ہوتی جس نے ایک غیر مسلم قوم کو چھوڑ کر اسلام قبول کیا ہے۔ ایسے مواقع پر ان کی خوشی سے چمکتی ہوئی آنکھوں کا نظارہ میں کبھی نہیں بھول سکتی۔ جہاں یہ ان کی کیفیت ایمانی کا آئینہ دار ہے۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کو بھی یاد دلاتا ہے۔

اس موقعہ پر مجھے ایک تقریب میں شمولیت کا موقعہ بھی ملا۔ جو ایک چھ سالہ بچے کے اعزاز میں منعقد کی گئی تھی۔ اس بچے نے پہلی بار قرآن کریم ختم کیا تھا۔ آخری دو سورتیں بچے نے اپنے دادا کے ہمراہ پڑھیں۔ جس پر سب نے اسے مبارک باد دی:۔

جلسہ پر بہت سی بہنیں مجھ سے ملیں۔ جن سے اخبار میں شائع شدہ مضمون "میں نے اسلام میں کیا پایا" کے ذریعہ غائبانہ تعارف ہو چکا تھا۔ ایک معمر خاتون نے الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی ایک انگوٹھی میرے دائیں ہاتھ کی انگلی میں ڈالتے ہوئے کہا "یہ انگوٹھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حرم اول حضرت ام ناصر رضی اللہ عنہا کی ہے" اس کا میرے دل پر گہرا اور لازوال اثر ہوا۔ جلسہ کے دوسرے دن مجھے بھی بہنوں کے سامنے "جرمنی میں اسلام کا مستقبل" کے موضوع پر تقریر کا موقعہ ملا۔ جس میں میں نے جرمن احمدی بہنوں اور بھائیوں کی طرف سے جرمنی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بنائی جانے والی دو مساجد اور دیگر تبلیغی مساعی پر شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد محترمہ چھوٹی آپا حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے پرجوش طریق پر احمدی خواتین کو اس وقت تک چین سے نہ بیٹھنے کی تحریک کی جب تک کہ یورپ کے ہر شہر میں ایک مسجد نہ بن جائے۔ آپ نے عنقریب ڈنمارک میں بنائی جانے والی مسجد کے لئے چندہ کی تحریک کی جس پر پاکستانی بہنوں نے لبیک کہتے ہوئے ایک دوسری سے بڑھ چڑھ کر نقدی اور زیورات پیش کئے۔

جلسہ کے ایام میں دن بھر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ تقاریر، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظمیں اور دیگر دعائیہ نظمیں پڑھی جاتی رہیں۔ میں وہ نہ سمجھ سکنے کے باعث اس روحانی مائدہ سے محروم تھی۔ لیکن میں دیکھتی تھی کہ یہ لوگ بغیر کسی گانے بجانے رنگ رلیوں یا مے نوشی اور دیگر لغویات کے کس قدر خوش اور مسرور نظر آتے تھے۔

بعض پاکستانی گفتگو کے دوران کہتے ہیں پاکستان ایک غریب ملک ہے۔ میں جواب میں انہیں کہتی ہوں تو کیا آپ جرمنی کو ایک امیر ملک تصور کرتے ہیں۔ میں تو جب یہاں کے لوگوں کو مادی طور پر کم آسائش و تنعم کے باوجود خوش اور مسرور دیکھتی ہوں تو خیال کرتی ہوں یہ ملک کس قدر مالدار ہے۔

اے کاش ساری دنیا اسلام کے اصولوں کو اپنا کر حقیقی مسرتوں اور خوشیوں کا گہوارہ بن سکتی:۔

"ہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن شریف کی تعلیم کے ثمرات اور برکات کا نمونہ اب بھی موجود پاتے ہیں۔ اور ان تمام آثار اور فیوض کو جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سچی اتباع سے ملتے ہیں اب بھی پاتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو اس لئے قائم کیا ہے۔ تا وہ اسلام کی سچائی پر زندہ گواہ ہو اور ثابت کرے کہ وہ برکات اور آثار اس وقت بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل اتباع سے ظاہر ہوتے ہیں۔ جو تیرہ سو برس پہلے ظاہر ہوتے تھے چنانچہ صدہا نشان اس وقت تک ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور ہر قوم اور ہر مذہب کے سرگردہوں کو ہم نے دعوت کی ہے کہ وہ ہمارے مقابلہ میں آکر اپنی صداقت کا نشان دکھائیں۔ مگر ایک بھی ایسا نہیں کہ جو اپنے مذہب کی سچائی کا کوئی نمونہ عملی طور پر دکھائے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ...)

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی خداداد فراست

احباب سے میری عاجزانہ درخواستِ دعا

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

دعا وہ قلبی تعلق ہے جس سے خالق اور مخلوق کا رشتہ استوار ہوتا ہے، اسے استحکام حاصل ہوتا ہے اور اس میں دوام پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ عزوجل نے فرمایا ہے:-
قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ۔
کہ اگر انسان دعا نہ کرے، اپنے خالق کے آستانہ پر گرا نہ رہے۔ گداز دل کے ساتھ اس سے حاجت براری کی درخواست کرنا اس کا شیوہ نہ ہو تو خدائے ذوالجلال کو انسان کی کیا پرواہ ہے۔ انسان اس کی ایک مخلوق ہی ہے اور وہ قادرِ مطلق ہر آن اور ہر لحظہ بے انت ایسی اور اس سے بڑھ کر مخلوق نت پیدا کرنے پر قادر ہے۔ پس دعا خالق اور مخلوق کے پیوند کی اساس ہے اور اس کی پختگی کا ذریعہ ہے۔

غائب بھائی کے لئے دعا کرنے سے مومنوں میں روحانیت کی شعاعیں موجزن ہو جاتی ہیں۔ باہمی الفت میں ترقی ہوتی ہے اور خود دعا کرنے والے کو غیر معمولی برکات نصیب ہوتی ہیں۔ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مومن اپنے مومن بھائی کے لئے خیر و برکت کی دعا کرتا ہے تو آسمان کے فرشتے اس شخص کے حق میں ویسی ہی دعا مانگتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ انسان کی دعا اپنی خامیوں کی وجہ سے اگر قبولیت کے اعلےٰ مقام کو حاصل نہ بھی کرے تب بھی فرشتوں کی دعا تو اس دعا کرنے والے کے حق میں ضرور شرفِ قبول حاصل کرتی ہے پس دوسرے بھائی کے لئے دعا کرنا گویا اپنے فائدے اور بھلے کی بات ہے۔

پھر دعا کی تحریک کرنا خود ایک نیکی ہے۔ وہی شخص صحیح طور پر دوسرے کو دعا کے لئے کہتا ہے جسے اللہ تعالےٰ کی ذات پر، اس کی صفات پر، اس کی لامتناہی قدرتوں پر یقین ہوتا ہے۔ ہماری جماعت میں ذاتِ باری اور اسکے مجیب الدعوات ہونے پر ایمان کا ہی نتیجہ ہے کہ ہم ایک دوسرے سے بھی دعا کے لئے درخواست کرتے ہیں اور صدقِ دل سے اپنے بھائی سے خواہش مند ہوتے ہیں کہ وہ ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھے

جو دعائیں تو اصولی اور جماعتی رنگ کی ہیں مثلاً یہ کہ اللہ تعالےٰ کی توحید پھیل جائے اس کی محبت کے نور سے بنی نوع انسان کے دل منور ہو جائیں۔ لوگ انبیاء کی صداقت بالخصوص سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور آپ کے مقام کو پہچانیں لوگوں کو اس زمانہ کے فرستادہ رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت حاصل ہو جائے۔ جماعتِ احمدیہ کو ترقی نصیب ہو اور اس کے خلوص اور قربانیوں کو اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ ہمارے موجودہ امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالےٰ کامل صحت عطا فرمائے اور سلسلہ کے جملہ کارکنوں بالخصوص مبلغینِ سلسلہ کو پوری ہمت سے خدمتِ دین کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

یہ اصولی اور بنیادی دعائیں ہر احمدی کا شعار اور دن رات کا کام ہے اس میں غفلت کرنا تو اپنی جان پر ظلم کرنا ہے مگر اس کے علاوہ بعض ذاتی قسم کی بھی دعائیں ضروری ہیں کیونکہ ہمیں یہی ہدایت ہے کہ جوتی کے تسمہ کے لئے بھی اصل خالق و مالک اللہ تعالےٰ کے آستانہ پر گرو تا ہر قسم کے شرک سے محفوظ رہو کہ ان دعاؤں میں توازن اور مناسبت ضروری ہے۔ اور ان پر زور دینے میں بھی تناسب کا خیال رکھنا لازمی ہے مگر بہرحال انسان محتاج ہے اور اسے ان دعاؤں کی درخواست بھی کرنی پڑتی ہے اللہ تعالےٰ سب کی نیتوں اور حالات کو جانتا ہے اور وہ سب کی دعاؤں کو سنتا ہے۔

سلسلہ احمدیہ کے ایک روحانی بزرگ حضرت سید میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کو ہمیشہ یہ پسند تھا کہ لوگ بلند مقاصد اور اعلےٰ روحانی اغراض و مقاصد کے لئے دعا کی درخواست کیا کریں۔ اس بارے میں ان کا ایک غیر مطبوعہ مضمون ۱۹۶۱ء کے ماہنامہ انصار اللہ میں "دعا کی برکات" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ مجھے اسکے دیکھنے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ گزشتہ دنوں اخویم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلادِ عربیہ نے اس کا ذکر فرمایا۔

مجھے حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کا یہ مضمون پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ مجھے ان سے بہت محبت تھی اور وہ بھی اس عاجز کو خادمِ سلسلہ سمجھ کر بہت پیار سے ملا کرتے تھے۔ ان کا یہ مضمون محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے شائع کرایا ہے۔ حضرت میر صاحب موصوف رضی اللہ عنہ نے بعض دوستوں کی طرف سے دعاؤں کے نمونے اپنے اس غیر مطبوعہ مضمون میں درج فرمائے تھے کہ ان کی طرف سے ایسی دعاؤں کی درخواست ہوتی ہے یا ہونی چاہیئے۔ حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ نے میری طرف سے جو دعا تجویز کی ہے وہ تو گویا میرے دل کی گہرائیوں کی آواز ہے۔ جو میں ہمیشہ خلوت میں بارگاہِ ایزدی میں پیش کرتا رہا ہوں۔ حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ میری درخواستِ دعا یوں تجویز فرماتے ہیں کہ:-

"خدا تعالےٰ مجھے ایسی ذریتِ طیبہ عطا فرمائے جو قیامت تک سلسلہ کی خدمات میں لگی رہے اور ہر نسل پہلی نسل سے بڑھ کر قربانیوں کا مظاہرہ کرے۔"
(ماہنامہ انصار اللہ ۱۹۶۱ء صفحہ ۱۸)

میں حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کی خداداد فراست کی داد دیتے ہوئے ان کے بلند درجات کے لئے بھی دعا کرتا ہوں اور اپنے سب محبوں اور مخلصوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے بس یہی دعا فرمایا کریں۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے جو اولاد عطا فرمائی ہے وہ اسے ایسی ہی بنائے اور آئندہ نسلیں ان سے بھی بڑھ چڑھ کر ہوں۔ میں اللہ تعالےٰ سے ملتجی ہوں کہ اس کے بندے میرے لئے یہ دعا فرمادیں وہ ان کو اپنے بے انت فضلوں کا وارث کرے۔ آمین۔

لیلۃ القدر کی مخصوص برکات

(بقیہ صفحہ ۲)

خدا سے ہر نعمت کے طالب ہوں۔ وہ خدا سے اسلام اور احمدیت کی ترقی مانگیں۔ وہ رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجیں اور اس قدر درود بھیجیں کہ ان کی زبان اس کے ذکر سے تر ہو جائے۔ وہ رسول پاک کے خادم اور ظلِ کامل حضرت مسیح موعودؑ کے مقاصد کی ترقی کے لئے دعائیں کریں۔ وہ خلیفۂ وقت کی صحت کاملہ و عاجلہ اور آپ کی قیادت میں اسلام کی فتح کے لئے خدا کے سامنے گڑگڑائیں۔ وہ پاکستان کی مضبوطی اور بہبودی کے لئے دستِ بدعا رہیں۔ وہ جماعت اور مرکزِ جماعت کی حفاظت اور مضبوطی کے طالب ہوں۔ وہ سلسلہ کے مبلغین اور معلمین اور دیگر کارکنوں کے لئے الٰہی نصرت اور خیر و برکت مانگیں اور پھر وہ اپنے لئے اور اپنے اہل و عیال کے لئے اور اپنے خاندان کے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے اور اپنے ہمسایوں کے لئے بھی دعائیں کریں۔ یاد رکھو کہ دعا میں بڑی برکت اور بڑی طاقت ہے اور بدقسمت ہے وہ انسان جو اس عظیم الشان دینی خزانہ کی وسعت اور اس روحانی ایٹم بم کی طاقت سے بے خبر ہے۔ دعا وہ آفتابِ عالمتاب ہے جس کا نور خدا کے وجود سے پھوٹتا اور دنیا بھر کے مومنوں کے دلوں کو منور کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں کہ:-

اے کہ گوئی گر دعاہا را اثر بودے کجاست
سوئے من بشتاب بنمائم ترا چوں آفتاب

خاکسار راقم آثم مرزا بشیر احمد ربوہ
۹ رمئی ۱۹۵۵ء

اسلام ہی زندہ مذہب ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ بات کہ اسلام اپنی پاک تعلیم اور اس کے زندہ نتائج کے ساتھ اس وقت اِس معمورۂ عالم میں ممتاز ہے نرا دعوےٰ ہی دعوےٰ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے بندے کے ذریعہ اِس سچائی کو ثابت کر دیا ہے اور کل مذاہب و ملل کو دعوتِ حق کر کے اس نے بتا دیا ہے کہ فی الحقیقت اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے اور جسے ابھی تک شک ہو وہ میرے پاس آئے اور ان خوبیوں اور برکات کو خود مشاہدہ کرلے مگر طالبِ صادق بن کر آئے نہ جلد باز معترض ہو کر۔"

(الحکم ۱۷۔ مارچ ۱۹۰۲ء)

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

اہم دینی مسائل پر ایمان افروز تقاریر

قسط نمبر ۳

تیسرا دن ۲۸ دسمبر - پہلا اجلاس

پہلا اجلاس مجیدہ شاہنواز صاحبہ کی صدارت میں ساڑھے نو بجے تلاوتِ قرآن پاک سے شروع ہوا۔ محترمہ مبارکہ انجم صاحبہ نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد محترمہ بُشریٰ صدیقہ صاحبہ نے تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے"۔

آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار، تحریرات اور کتب کے حوالہ جات کی روشنی میں بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح کی غذا تھی۔ اور آپ اس محبت کی وجہ سے اپنے آقا کی کامل اتباع کرنے تھے اور ان کے رنگ میں رنگین تھے۔ آپ کی محبت لازوال اور غیر فانی تھی۔

اس کے بعد محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ نے "اسلامی معاشرہ" کے موضوع پر تقریر کی۔

آپ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان کی احسن طور پر بجا آوری سے صحیح اسلامی معاشرہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اسلام کی تعلیمات اور احکام زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہیں۔ یہ احکام گھر میں ایک دوسرے سے سلوک سے شروع ہو کر ہمسایوں سے سلوک۔ رشتہ داروں سے سلوک۔ شہر کے یتامیٰ و بیوگان کے خیال اور تمام سوسائٹی سے میل جول تک قرآن کریم نے نہایت وضاحت سے بتا دیئے ہیں۔ یہ احکام ایسے ہیں کہ اگر ان پر عمل کیا جائے تو بہترین معاشرہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ مگر ان پر بہت کم عمل کیا جاتا ہے۔ اور مخالفین اسلام بھی یہی کہتے ہیں کہ ہمیں وہ معاشرہ دکھاؤ جہاں ان اصولوں کے مطابق زندگی بسر کی جاتی ہے۔ پس ہمارا اولین فرض عملی نمونہ پیش کرنا ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد محترمہ مودودہ طلعت صاحبہ بی۔ اے تقریر کے لئے آئیں۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "اسلام اور مذہبی رواداری"۔ آپ نے واضح کیا کہ اسلام میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔

بعد ازاں محترمہ رفیعہ درد صاحبہ نے "اسلام ہی زندہ مذہب ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔

آپ نے مذہب کی یہ چار اغراض بتائیں۔

اوّل۔ خدا سے بندے کا رشتہ بتائے تا کہ بندہ اپنی پیدائش کی غرض سے غافل نہ رہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات و صفات بتاتے ہوئے وہ رستہ بھی بتائے جس سے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جا سکتی ہے۔

دوم۔ کامل اخلاقی تعلیم دے۔

سوم۔ تمدنی ضروریات کا حل پیش کرے اور

چہارم۔ یہ کہ انسان کے انجام کے متعلق کچھ بتائے۔ آپ نے بتایا کہ سورہ فاتحہ میں خدا تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ اور اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے تمام نقائص اور کمزوریوں سے پاک خدا کا تصور دیا ہے اسلام کی تعلیم ہی ایسی تعلیم ہے جو قابلِ عمل ہے۔ اس ضمن میں آپ نے عیسائیت اور اسلام کی تعلیم کا موازنہ بھی کیا۔ اسلام نے انسان کی تمدنی زندگی کے لئے اعلیٰ ترین تعلیم دی ہے۔ اور اس کا مقصد انسان کو بدیوں سے بچانا اور جنت کا رستہ دکھانا ہے۔

اس کے بعد محترمہ امۃ المجید صاحبہ ایم۔ اے نے تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "سادہ زندگی" آپ نے تقریر کے آغاز میں یہ واضح کیا کہ سادگی کا معیار مختلف حیثیت و درجہ کے لوگوں کے ساتھ مختلف ہوتا ہے۔ مگر سادگی کا اصل مطلب یہ ہے کہ تصنع سے بچا جائے۔ اسلام نے سادگی کی تلقین کی ہے۔

آپ نے کہا کہ فضول خرچی اور تصنع کو چھوڑ کر سادگی اختیار کرنے سے جو رقم بچائی جائے اُس کا بہترین مصرف تبلیغ دین اور خدمتِ خلق ہے۔

اس کے بعد محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی تقریر بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنائی گئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "موجودہ مذہبی رجحانات اور اسلام"

اس کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب کی تقریر "عقائد احمدیت پر اعتراضات کے جوابات" بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنائی گئی۔

اس تقریر کے بعد ۲۸ دسمبر ۱۹۶۴ء کے پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ مرزا رشید احمد صاحب سوا دو بجے شروع ہوا۔ محترمہ رخشندہ صاحبہ نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ اور نظم کے بعد محترمہ امۃ القیوم صاحبہ آف جھنگ صدر نے تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

"صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام"

اس کے بعد محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب کی تقریر "ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام" بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنائی گئی جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے ایمان افروز واقعات سنائے۔

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر "اسلام کا اقتصادی نظام" بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنائی گئی۔

آپ نے اسلام کے اقتصادی نظام کی بعض اہم خصوصیات پر روشنی ڈالی۔ اور موجودہ زمانہ میں پیدا ہونے والے اقتصادی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم نے ان مسائل کا ذکر چودہ سو سال پہلے کر دیا تھا اور ساتھ ہی انتہائی اطمینان بخش حل بھی دے دیا۔ قرآن کریم نے نہ صرف ماضی کی باتیں بتائیں اور حال میں پیدا ہونے والے مسائل کا حل دیا۔ بلکہ مستقبل کے حالات و مسائل کا ذکر بھی کیا۔ اس کے بعد آپ نے بعض اہم مسائل لے کر واضح طور پر بتایا کہ قرآن کریم نے اُن کو کیسے حل کر دیا ہے۔

آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے زندگی کے ہر شعبے میں پیش آنے والی ضروریات اور مشکلات کے متعلق تفصیلی ہدایات دے دی ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم یورپین قوموں کی تقلید کرنے کی بجائے قرآن کریم سے ہر مسئلے کا حل تلاش کریں۔

آپ کی تقریر کے بعد حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے اختتامی دعا کرائی جس کے بعد سالانہ جلسہ ۱۹۶۴ء بخیر و عافیت اختتام پذیر ہوا۔

(صادقہ رمضان ایم۔ اے۔ رپورٹر جلسہ خواتین)

رمضان کے روزے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رمضان کے روزوں کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایسے لوگ بھی ہیں جو روزہ کو بالکل معمولی حکم تصور کرتے ہیں۔ اور چھوٹی چھوٹی وجہ کی بناء پر روزہ ترک کر دیتے ہیں بلکہ اس خیال سے بھی کہ ہم بیمار ہو جائیں گے روزہ چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ کوئی عذر نہیں۔ کہ آدمی خیال کرے مَیں بیمار ہو جاؤں گا۔ مَیں نے تو آج تک کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا جو یہ کہہ سکے کہ مَیں بیمار نہیں ہوں گا۔ پس بیماری کا خیال روزے ترک کرنے کی جائز وجہ نہیں ہو سکتا۔ پھر بعض اس عذر پر روزہ نہیں رکھتے کہ انہیں بہت بھوک لگتی ہے۔ حالانکہ کون نہیں جانتا کہ روزہ رکھنے سے بھوک لگتی ہے جو روزہ رکھے گا اس کو ضرور بھوک لگے گی۔ روزہ تو ہوتا ہی اس لئے ہے کہ بھوک لگے اور انسان اس بھوک کو برداشت کرے۔ جب روزہ کی یہ غرض ہے تو پھر بھوک کا سوال کیسا"

(الفضل ۳۰ جنوری ۱۹۶۳ء)

مسجد مبارک ربوہ میں معتکف ہونیوالی خواتین

مسجد مبارک میں مندرجہ ذیل بہنوں کو اعتکاف میں بیٹھنے کی اجازت دی جاتی ہے جن بہنوں کے نام منظور نہیں کیے گئے وہ اپنے شہر یا محلہ کی مسجد میں اعتکاف بیٹھ سکتی ہیں۔ یاد رہے کہ بہنوں کو ۲۰ رمضان المبارک کی نماز فجر کے بعد اعتکاف بیٹھنا چاہیئے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

۱۔ مکرمہ صابرہ بیگم آف چک ۲/ ٹی ڈی اے ضلع سرگودھا

۲۔ " آمنہ بیگم زوجہ چوہدری خدا بخش صاحب مرحوم۔ ہانڈو گوجر ضلع لاہور

۳۔ " رانی زوجہ جواہر الدین صاحب مرحوم چک ۱۲۹/۹-ایل ڈاکخانہ گمبیر منٹگمری

۴۔ " سردار بی بی موضع مگراہ ضلع سیالکوٹ

۵۔ " مکرمہ عالم بی بی صاحبہ سیمنٹ بلڈنگ لاہور

۶۔ " رابعہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ خانیوالی میانوالی ضلع سیالکوٹ

۷۔ " ناصرہ بیگم اہلیہ راجہ شاہ سوار خاں صاحب چک نمبر ۲۰۔ ضلع گجرات

۸۔ " امۃ الکریم بنت کرم الٰہی صاحب ساکن راولپنڈی

۹۔ " زینب بی بی اہلیہ غلام حسین صاحب کھوکھر ڈسکہ

۱۰۔ " سعیدہ شمس صاحبہ ربوہ

۱۱۔ " سردار بی بی بنت تاج الدین صاحب ادرحمہ ضلع سرگودھا

۱۲۔ " والدہ آفتاب احمد صاحب "دارالقادر" فیکٹری ایریا ربوہ

۱۳۔ " زینب بی بی صاحبہ زوجہ حاجی پیر محمد صاحب مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ

۱۴۔ " محمودہ بیگم اہلیہ صاحبہ ڈپٹی خلیل الرحمن صاحب ڈھاکہ

۱۵۔ " سردار بیگم اہلیہ صاحبہ قاضی نور محمد صاحب مرحوم۔ دارالرحمت۔ ربوہ

۱۶۔ " ناصرہ ندیم صاحبہ صدر لجنہ نیروبی

۱۷۔ مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ زوجہ نصر اللہ خاں دانہ زیدکا

۱۸۔ " نواب بی بی اہلیہ صاحبہ خواجہ محمد شریف صاحب جوہر آباد

۱۹۔ " حسین بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد حنیف صاحب امین آباد

۲۰۔ " غلام فاطمہ اہلیہ میاں محمد شفیع صاحب ڈسکہ

۲۱۔ " غلام فاطمہ بیوہ ماسٹر محمد شفیع صاحب مرحوم بھیرہ

۲۲۔ " فاطمہ بی بی زوجہ عبد اللہ مرحوم چنیوٹ

۲۳۔ " میراں والدہ محمد عبد اللہ ننگلہ سانہ ربوہ

۲۴۔ " زینب بی بی زوجہ فضل دین صاحب چک ۱۲/۶ ضلع شیخوپورہ

۲۵۔ " مبارکہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ سیدوالہ

۲۶۔ " آمنہ بی بی زوجہ حکیم فیروز الدین صاحب دارالصدر غربی۔ ربوہ

۲۷۔ " حسین بی بی صاحبہ امین آباد ضلع گوجرانوالہ

۲۸۔ " کرم بی بی صاحبہ آف گھٹیالیاں

۲۹۔ " سردار بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ

۳۰۔ " گلاب بی بی صاحبہ والدہ عبد الخالق صاحب ۲۷۶/R-B گکھووال

۳۱۔ " والدہ نصر اللہ خانصاحب ناصر آباد دارالبرکات ربوہ

۳۲۔ " اللہ رکھی صاحبہ زوجہ محمد علی صاحب طاہر لائل پور

۳۳۔ " والدہ صاحبہ مخدوم گوجرانوالہ

۳۴۔ " حشمت بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری اکبر علی صاحب لاہور

۳۵۔ " حسین بیگم صاحبہ والدہ بشیر احمد صاحب لنگے ضلع گجرات

اعلان نکاح

مورخہ ۲۸/۱۲/۶۴ کو جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کے بعد میرے ماموں زاد و نسبتی بھائی عزیزم بشیر انجم ابن میاں محمد یوسف صاحب آف کراچی کا نکاح میری چچا زاد بہن عزیزہ بشریٰ تسنیم بنت چودھری محمد شریف صاحب لاہور ہاؤس ربوہ کے ساتھ بعوض مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم و محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔ احباب جماعت سے اس کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کا متمنی ہوں۔ (خاکسار بشیر شاہد، شاہد کلاتھ ہاؤس ربوہ)

رمضان المبارک کی خاص رعایت

جو بچے جو ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا سالانہ چندہ پانچ روپے ادا نہ کر سکنے کی وجہ سے ابھی تک اس کے خریدار نہیں بنے۔ رمضان المبارک میں صرف تین روپے مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو بھجوا دیں شعبہ اطفال کی طرف سے ان کے نام پرچہ جاری کروا دیا جائے گا۔ مرکز میں رقوم پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ فروری ۱۹۶۵ء ہوگی۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی ضرورت ہے۔ صرف وہی نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ اپنی درخواستیں مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۶۵ء تک سیکرٹری کمیشن د ناظر بیت المال کے نام بھجوائیں۔ تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ہونا ضروری ہے اور عمر ۱۸ سال سے زائد اور ۲۸ سال سے کم ہو۔ جو امیدوار کمیشن کے امتحان اور انٹرویو پاس ہوں۔ انہیں تاریخ تقرری سے ۹۰/- روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ ایک سال کا عرصہ امتحانی ہوگا۔ اس عرصہ میں امیدوار کا ٹائپ جاننا ضروری ہوگا۔ جس کی رفتار ۳۰ الفاظ فی منٹ ہوگی۔ اس کے بعد اگر ان محررین کا کام تسلی بخش ہوا۔ اور ٹائپ میں پاس ہو گئے۔ تو ان کا استقلال ہو سکے گا۔ مستقل ہو جانے کے بعد ۹۰-۴-۱۳۰/EB ۵-۱۶۰/EB ۶-۲۲۰ کا گریڈ دیا جائے گا۔ البتہ وہ گریجوایٹ جنہوں نے تمام مضامین میں بی۔ اے کا امتحان پاس کیا ہو۔ انہیں ابتدائی تنخواہ ۱۱۵/- روپے ماہوار اور گریڈ = ۱۱۵-۵-۱۳۰/۶-۱۶۰/۸-۲۲۰/۱۰-۲۶۰ دیا جا سکے گا۔ درخواست میں حسب ذیل کوائف درج کئے جائیں۔ نامکمل درخواستوں کو زیر غور نہیں لایا جائے گا۔

(۱) نام امیدوار معہ مکمل پتہ۔ (۲) ولدیت۔ (۳) تعلیمی قابلیت۔ (۴) تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند۔ (۵) سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر کوئی ہو۔ (۶) جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ۔ (۷) چال چلن و دینی حالت کے متعلق امیر صاحب جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب اور قائد صاحب خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔

نوٹ:- (۱) تاریخ امتحان اور انٹرویو کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

(۲) اگر کوئی امیدوار اس وقت صدر انجمن کے دفاتر میں کام کر رہے ہوں۔ لیکن انہوں نے کمیشن کا امتحان پاس نہ کیا ہو تو ان کے لئے بھی اس امتحان میں شامل ہونا لازمی ہے۔ ورنہ انہیں انجمن کی کارکنیت سے فارغ کیا جا سکتا ہے۔

عبد الحق رامہ

(سیکرٹری کمیشن ناظر بیت المال ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

ہمارے رواں سال کے تین ماہ گذرنے کو ہیں۔ لیکن ابھی تک اکثر مجالس نے باقاعدگی سے مرکز میں چندہ جات روانہ کرنے شروع نہیں کئے۔ جس کی وجہ سے مرکز کو بہت ہی کم آمد ہو رہی ہے تمام مجالس سے التماس ہے کہ چندہ کی وصولی اور مرکز میں روانگی کی طرف فوری توجہ دیں۔ نیز اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ ماہ جنوری کے آخر تک اُن کی طرف سے کم از کم بجٹ کے ایک چوتھائی کے برابر ادائیگی ہو جائے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دوکان برائے فروخت

ایک دوکان مشتمل بر سامان کتب سکول کالج سٹیشنری۔ ہوزری اور سامان آرائش بمعہ عمدہ فرنیچر۔ الماریاں وغیرہ۔ گول بازار میں بہترین اڈا پر واقع قابل فروخت ہے۔ ضرورت مند اور مرکز سلسلہ میں دوکان کرنے کے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر بذریعہ خط و کتابت یا خود مل کر تفصیل حاصل کریں۔

(مسعود احمد کلرک دفتر امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دُعا

مکرم حاجی محمد فاضل صاحب نے مبلغ ۴۷/- روپے چندہ وقف جدید بہ تفصیل ذیل ادا فرمائے۔ آمین

حاجی صاحب۔ خود (صحابی) ۱۱-۰۰ روپے

اہلیہ صاحبہ زینب بی بی (صحابیہ) ۱۲-۰۰ "

والد صاحب مرحوم حاجی صاحب ۸-۲۵ "

والدہ صاحبہ مرحومہ " " ۸-۲۵ "

" " اہلیہ " " ۷-۵۰ "

حاجی صاحب کی اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں چل پھر بھی نہیں سکتیں۔ صحابیہ ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ ان دونوں بزرگوں کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا کرے۔ اور زندگی کے باقی ایام آرام سے گذاریں۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ڈھاکہ ۱۹ جنوری — قومی اسمبلی نے انتخابی ادارہ کے انتخاب کا ترمیمی آرڈیننس منظور کر لیا ہے اس آرڈیننس پر تین گھنٹے تک گرما گرم بحث ہوئی جس میں مخالف پارٹی کے تین ارکان نے حصہ لیا اس آرڈیننس کے تحت الیکشن کمیشن کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی ووٹر کا نام فہرست میں شامل کر سکے یا اس کے تحت ایک ہی پولنگ سٹیشن پر ایک سے زائد حلقوں کا پولنگ بھی کرانے کی سہولت دی گئی ہے۔

• ڈھاکہ ۱۹ جنوری — صدر ایوب نے کہا ہے کہ ملک کی سالمیت اور استحکام کے لئے ضروری ہے کہ مشرقی اور مغربی پاکستان کو یکساں طور پر ترقی دی جائے۔ انہوں نے کل شام رمنا باغ میں مسلم لیگی کارکنوں کی استقبالیہ دعوت میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا دستور اس طرح بنا دیا گیا ہے کہ سیاسی سرگرمیوں کے باوجود ترقیاتی کاموں میں رکاوٹ نہیں پڑ سکتی۔ دستور کا یہ پہلو نہایت اہم ہے۔ پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے۔ ہمیں غربت، بے روزگاری، جہالت اور بیماری کے مسائل پر قابو پانا ہے اور پاکستان کو ایک فلاحی مملکت بنانا ہے اسلئے ہم سیاسی جھگڑوں میں اپنا وقت ضائع نہیں کر سکتے اور ہمیں ملک کی ترقی کی رفتار کو ہر حال میں جاری رکھنا ہے۔

• سرینگر ۱۹ جنوری — مقبوضہ کشمیر میں بھارت کے دستور کی دفعات کے اطلاق کے خلاف جمعہ کو جو ہنگامے شروع ہوئے تھے وہ کل بھی جاری رہے۔ کل سرینگر میں دو مقامات پر آگ لگا دی گئی جس سے متعدد سرکاری عمارتیں جل کر تباہ ہو گئیں مشتعل ہجوم نے سرکاری حکام کی کاروں پر پتھراؤ کیا۔ پولیس نے کل مزید پانچ افراد کو گرفتار کر لیا۔ سرکاری اطلاع کے مطابق اب تک ۳۷ افراد گرفتار کئے گئے ہیں لیکن غیر سرکاری اعداد و شمار میں گرفتار ہونے والوں کی تعداد ۲۵ بتائی گئی ہے۔ یہ گرفتاریاں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے تحت عمل میں لائی گئی ہیں۔

• جدہ ۱۹ جنوری — یمن میں معزول امام البدر اور ملک کی جمہوری حکومت کی فوجوں میں پھر گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی۔ سعودی عرب میں امام البدر کے ہیڈ کوارٹر کے ایک اعلان میں الزام لگایا گیا ہے کہ جنگ بندی کی خلاف ورزی یمن میں متحدہ عرب جمہوریہ کی افواج نے کی۔ انہوں نے شاہ پرستوں پر گزشتہ کئی ہفتوں سے حملے شروع کر رکھے تھے۔ چنانچہ شاہ پرستوں نے بھی زبردست جوابی کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ شاہ پرستوں نے پیش قدمی کر کے یمن کے صوبہ ارباب کے دار الحکومت بیت المعری پر قبضہ کر لیا اور ارد گرد کے علاقوں سے مصری فوجوں کو پسپا کر دیا ہے۔

امام البدر کے ہیڈ کوارٹر سے جنگ بندی ختم کرنے کے بارے میں جو اعلان ہوا ہے اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جمہوریہ یمن کے اہزار قبائلی امام البدر کی فوج میں شامل ہو گئے ہیں اور انہوں نے تمام زندگی معزول امام البدر کا وفادار رہنے کا حلف اٹھا لیا ہے۔ انہی قبائلیوں کی مدد سے شاہ پرستوں نے صنعا اور بیت المعرہ کے درمیان سڑکیں اڑا دیں اور شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔

• ٹوکیو ۱۹ جنوری — جاپان کی حکومت نے ملائشیا اور انڈونیشیا میں مصالحت کرانا منظور کر لیا ہے۔ عنقریب جاپان کا ایک نیم سرکاری وفد جکارتہ جائے گا ٹوکیو کے باخبر سیاسی حلقوں نے بتایا ہے کہ جاپان کا وفد ۲۰ جنوری کو جکارتہ پہنچے گا اور اس کے سربراہ جاپان کے ایوان زیریں کے رکن مسٹر اوگاسا ہوں گے۔ وہ جاپان اور انڈونیشیا کی دوستی کی ایسوسی ایشن کے نائب صدر ہیں۔

• ٹوکیو ۱۹ جنوری — جاپان کے وزیر اعظم مسٹر ایسکو ساتو نے کہا ہے کہ جمہوریہ چین، جنوبی ویت نام اور انڈونیشیا کے مسائل پر جاپان اور امریکہ میں مکمل اتفاق رائے نہیں ہو سکا۔ البتہ دونوں ملکوں نے اتفاق ظاہر کیا ہے کہ جمہوریہ چین دنیا، بالخصوص ایشیا میں قیام امن کے مسئلہ میں پوری طرح اثر انداز ہے۔ چنانچہ دونوں ملک اس ضمن میں قریبی تعاون رکھیں گے اور باہمی مشاورت سے قدم اٹھائیں گے مسٹر ساتو نے امریکہ کے ۸ روزہ دورہ سے ٹوکیو واپسی پر یہ بات ایک اخباری بیان میں بتائی ہے۔

• ماسکو ۱۹ جنوری — روس کی حکومت نے شمالی ویت نام میں امریکہ کی جارحانہ مداخلت پر شدید احتجاج کرتے ہوئے ایک بار پھر امریکہ کو انتباہ کیا ہے کہ روس اپنے ایک برادر سوشلسٹ ملک کے ساتھ پیش آنے والی مشکلات سے لاتعلق نہیں رہ سکتا، اور ہم شمالی ویت نام کو ضروری امداد دینے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

روس کی جانب سے امریکہ کو یہ انتباہ ایک نیم سرکاری بیان کی صورت میں کمیونسٹ پارٹی کے ترجمان پراودا میں شائع ہوا ہے۔ بیان کے نیچے کسی نام کی بجائے "مبصر" کے دستخط ہیں۔ اس سے پہلے اسی نوعیت کا ایک انتباہ تاس نیوز ایجنسی کے ذریعے ایک سرکاری اعلان میں کیا گیا تھا۔ شمالی ویت نام کے علاقوں میں امریکی طیاروں کی حالیہ مداخلت اور جارحانہ کارروائیوں پر اس بیان میں شدید احتجاج اور تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔

وصیّت

نوٹ :- مندرجہ ذیل وصیت مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہے تا کہ اگر کسی صاحب کو اس کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۴۶۳ :- میں آمنہ خاتون زوجہ اکبر علی ملا صاحب قوم ملا پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن بانسرہ ضلع ۲۴ پرگنہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{8}{64}$ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے پاس اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں۔ منقولہ جائداد حسب ذیل ہے مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ شوہر اور زیورات مالیتی تین صد روپیہ ہیں۔ کل مبلغ ایک ہزار تین صد روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

اور اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ - دستخط آمنہ خاتون بحروف بنگالی
گواہ شد - عبید الرحمٰن فانی مبلغ سلسلہ احمدیہ قادیان ۲۸/۸/۶۴
گواہ شد - خاوند موصیہ
دستخط اکبر علی ملا بحروف بنگالی

— تہران ۱۹ جنوری۔ آبادان کی بندرگاہ میں یونان کے تیل بردار جہاز میں آگ لگ گئی۔ اس میں طیاروں میں استعمال ہونے والا پٹرول بھرا جا رہا تھا۔ آتشزدگی سے تیرہ افراد جھلس گئے اور ۱۳ ابھی تک لاپتہ ہیں۔ زخمیوں میں سے تین کی حالت مخدوش بیان کی جاتی ہے۔ آبادان میں تیل صاف کرنے والے کارخانہ کا فائر بریگیڈ فوراً موقعہ پر پہنچ گیا۔ اور اس نے کئی گھنٹے کی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پا لیا۔ بتایا گیا ہے کہ آبادان کی بندرگاہ پر آج تک آتشزدگی کی اس سے بڑی واردات نہیں ہوئی۔ جس وقت آتشزدگی کی واردات ہوئی جہاز میں عملے کے ۳۶ افراد موجود تھے جن میں سے ۲۴ کو بچا لیا گیا ہے۔ جہاز میں آگ انجن میں خرابی پیدا ہونے کی وجہ سے لگی اور چشم زدن میں پورا جہاز شعلوں کی لپیٹ میں آ گیا۔

اپنے اندر ایسی تبدیلی کرو کہ دنیا گواہی دے کہ خدا کے حقیقی نام لیوا یہی ہیں

خدا تعالیٰ تمہیں غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازے گا اور تمام مشکلات کو دور کر دے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"صبح اور شام (اپنے متعلق) سوچو کہ اگر میں مر جاؤں تو کیا خدا تعالیٰ کی بادشاہت کو کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے اگر تمہارا نفس تمہیں یہ جواب دے کہ ہاں پہنچے گا تو تم سمجھ لو کہ تم اور تمہارے جیسے کچھ اور افراد (کیونکہ جماعت درحقیقت منظم افراد کے مجموعہ کا ہی نام ہوتا ہے) کی وجہ سے ہی دین اسلام اور احمدیت کو بچایا جائے گا لیکن اگر تمہارا نفس تمہیں یہ جواب دے کہ تمہارے مرنے سے خدا تعالیٰ کی بادشاہت کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا، جس طرح گھر میں ایک کتا داخل ہوتا ہے اور نکل جاتا ہے اور کوئی اس کو پوچھتا بھی نہیں، یہی تمہاری حیثیت ہے اور تم اپنے نفسانی اغراض کو پورا کرنے میں ہر وقت منہمک رہتے ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر تمہارا دشمن کبھی تم پر حملہ کرے تو زمین آسمان سے مخاطب ہو کر کبھی نہ کہے گی کہ اللّٰھم ان اھلکت ھذہ الطائفۃ الصغیرۃ فلن تعبد فی الارض ابدًا۔ اے خدا اگر یہ چھوٹی سی جماعت ماری گئی تو پھر تیرا نام لینے والا اس دنیا میں کوئی نہیں رہے گا۔ یہ مٹ جائیں گے بیشتر اس کے کہ اس عظمت کو حاصل کریں جس عظمت کو حاصل کرنے کے لئے یہ کھڑے ہوئے تھے۔ یہ مٹ جائیں گے بیشتر اس کے کہ اس نظام کو قائم کریں جس نظام کو قائم کرنے کے لئے یہ کھڑے ہوئے تھے۔ یہ مٹ جائیں گے بیشتر اس کے کہ شریعت کو قائم کریں۔ جس شریعت کو قائم کرنے کے لئے یہ کھڑے ہوئے تھے۔ بے شک یہ مٹ جائیں گے کیونکہ یہ تھوڑے لوگ ہیں اور ان کا مٹانا کوئی مشکل امر نہیں۔ بے شک ان کا نام لینے والا دنیا میں کوئی باقی نہیں رہے گا۔ ان کی شہرت باقی نہیں رہے گی تاریخ انہیں یاد نہیں رکھے گی اور بے شک اس میں ان کا نقصان ہے مگر انسان ہونے کے لحاظ سے یہ اتنا بڑا نقصان نہیں۔ انسان ہوتا ہی گمنام ہے اگر ان کا نام مٹ گیا تو اے خدا یہ وہ چیز کھوئیں گے جو انہیں ابھی ملی نہیں یہ وہ چیز کھوئیں گے جو ابھی تیرے پاس ہے ان کے پاس نہیں آئی انھوں نے ابھی اپنا نام پیدا کرنا تھا۔ انھوں نے ابھی تاریخ میں اپنے لئے مقام حاصل کرنا تھا یہ مٹے تو وہ چیز کھوئیں گے جو ابھی انہیں ملی نہیں مگر اے خدا ان کے مٹنے کے ساتھ ہی تیرا نام بھی مٹ جائے گا جو پہلے سے موجود ہے گویا یہ وہ چیز کھوئیں گے جو نہیں اور تو وہ چیز کھو دے گا جو ہے۔ یہ کتنا غیرت دلانے والا فقرہ ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی صفات کو کتنا جوش دلانے والا فقرہ ہے کہ

لن تعبد فی الارض ابدًا

یہ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے استعمال فرمایا مگر اس فقرہ نے عرش الٰہی کو ہلا دیا اور یقینًا جب آپ نے یہ فقرہ کہا تو اس وقت آسمان کانپ گیا ہو گا کہ اے خدا یہ ایک کمزور اور چھوٹی سی جماعت ہے بے شک دنیا کی نگاہ میں یہ ایک ذلیل اور حقیر چیز ہے بے شک یہ مٹ جائے گی اور مٹ سکتی ہے دشمن اس پر غالب آجائے گا اور اسے مار ڈالے گا مگر یہ مریں گے تو ان کا نقصان تھوڑا ہے یہ مریں گے تو انہیں وہ چیز نہیں ملے گی جس کے لئے یہ دنیا میں کھڑے ہوئے تھے لیکن اے میرے رب اگر یہ مرے تو اس دنیا میں تو بھی مر جائے گا۔ تو رب العالمین ہے مگر اس دنیا میں تو رب العالمین نہیں سمجھا جائے گا۔ تو رحمٰن اور رحیم ہے مگر اس دنیا میں تو رحمان اور رحیم نہیں سمجھا جائے گا۔ تو مالک یوم الدین ہے مگر اس دنیا میں تو مالک یوم الدین نہیں سمجھا جائے گا۔ تیرا رب العالمین اور رحمٰن اور رحیم اور مالک یوم الدین ہونا ان تھوڑے سے لوگوں کے طفیل ہے ان مختصر الفاظ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی غیرت کو اتنا بھڑکا دیا اور اس کی صفات میں اتنا جوش پیدا کر دیا کہ چند منٹ کے اندر اندر خدا تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے اتر آئے اور اس جنگ کا پانسہ ہی پلٹ گیا۔ . . . . .

پس جب تک انسان اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا نہ کرے جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ اس کی موت اور ہلاکت پر اپنی سبکی اور اپنی صفات کی ہتک محسوس کرے اس وقت تک یہ امید رکھنا کہ بڑے بڑے کاموں میں وہ کامیاب ہو جائے گا بالکل غلط ہے یہ نکتہ تم اپنے سامنے رکھو اور ہمیشہ سوچتے رہو کہ اگر ہم مر جائیں تو کیا ہو گا۔ اگر تمہارا مرنا ایسا ہی ہو جیسے ایک گدھے کا مرنا ہوتا ہے یا ایک بکری اور گھوڑے کا مرنا ہوتا ہے تو سمجھ لو کہ تمہارے وجود سے اسلام کا جیتنا ناممکن ہے۔ پس اپنے اندر وہ تبدیلی پیدا کرو کہ تم بھی محسوس کرو دنیا بھی محسوس کرے اور آسمان کے فرشتے بھی محسوس کریں کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی حیات ان لوگوں کے ساتھ وابستہ ہے یہ جئیں گے تو خدا تعالیٰ کا نام بھی زندہ رہے گا اور یہ مریں گے تو خدا تعالیٰ کا نام مر جائے گا اور اس کا کوئی نام لیوا باقی نہیں رہے گا اگر تم اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کر لو تو یقینًا خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت ایسے رنگ میں آئے گی کہ تمہاری مشکلات خس و خاشاک کی طرح اڑ جائیں گی اور تمہارے راستہ میں کوئی روک باقی نہیں رہے گی۔" (الفضل ۹ اپریل ۱۹۵۵ء)

ایک ضروری تحریک

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد

جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کے آخری دن محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ بلاد عربیہ و امام مسجد لندن ناظر اصلاح وارشاد نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر پُر معارف اور مدلل تقریر فرمائی تھی۔ احباب جماعت کے علاوہ جلسہ میں شریک غیر از جماعت دوستوں نے بھی اسے بہت پسند کیا اور خواہش ظاہر کی کہ اسے کتابی رنگ میں ضرور شائع کر کے اسے کثرت سے تقسیم کیا جائے۔

محترم میاں محمد یوسف صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے تقریر کے ختم ہوتے ہی مبلغ پچاس روپے کا چیک پیش فرما کر اس کی اشاعت کی تحریک کی۔ احباب کی خواہش اور تقریر کی افادیت کے پیش نظر یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت اصلاح وارشاد کا شعبہ نشر و اشاعت اس تقریر کو عام تقسیم کے لئے کتابی شکل میں شائع کر رہا ہے جو جماعتیں اور احباب اس کی اشاعت میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں نشر و اشاعت نظارت اصلاح وارشاد میں جمع کرا کے نظارت کو مطلع فرمائیں۔

محترم محمد حیات خان صاحب ملتانی کی تدفین

ربوہ۔ جیسا کہ ۱۹ جنوری ۶۵ء کے الفضل میں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ مبلغ مشرقی افریقہ مکرم مولوی محمد منور صاحب کے خسر محترم محمد حیات خان صاحب ملتانی مورخہ ۱۵ و ۱۶ جنوری کی درمیانی رات ساڑھے بارہ بجے بعمر ۷۲ سال وفات پاگئے تھے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

مورخہ ۱۶ جنوری کو نماز عصر کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعض رشتہ داروں کے انتظار کی وجہ سے تدفین اسی روز رات کو ۹ بجے مقبرہ بہشتی میں عمل میں آئی مرحوم ۱۹۱۵ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ بہت نیک مخلص اور دیندار تھے۔ ۱۹۵۰ء میں سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہونے سے پہلے آپ قریبًا بیس سال تک ملتان میں سیکرٹری مال اور محاسب کے طور پر خدمات بجا لاتے رہے۔ بعد ازاں آپ نے کچھ عرصہ آنریری انسپکٹر بیت المال کی حیثیت سے بھی کام کیا۔ آپ نے دو بیٹیاں اور دو فرزند یادگار چھوڑے ہیں بڑے بیٹے مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب لاہور چھاؤنی میں ملازم ہیں اور چھوٹے فرزند مکرم محمد الطاف خان صاحب نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ میں کام کرتے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور خاص مقام قرب سے نوازے نیز پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین